بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

آؤ جھک جائیں (۱) (سوچنے کی باتیں)

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہمیں انسان بنایا، وہ چاہتا تو ہمیں کوئی بھی اور مخلوق بنا سکتا تھا، ہم انسان کی بجائے کوئی پودا ہو سکتے تھے، کوئی پتھر پہاڑ ہو سکتے تھے، کوئی جانور ہو سکتے تھے، اور اللہ ہمیں جس حالت میں چاہتا پیدا کرتا اور ہم کچھ بھی نہ کر سکتے تھے، اگر وہ چاہتا تو ہمیں ایک گدھا بنا دیا جاتا، اگر خدانخواستہ گدھے کی شکل میں پیدا ہوتے تو ذرا سوچئے کہ ہمارا کام کیا ہوتا، ہمارے دن رات کس حال میں گذرتے، ہماری زندگی کا مقصد صرف بوجھ اُٹھانا اور سامان دھکیلنا ہوتا۔

لیکن یہ اُس کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں ایک انسان بنایا، عقل اور سمجھ سے نوازا، تندرست، صحت مند اور صحیح سلامت بنایا اچھی شکل وصورت دی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کیا شکر ادا کر رہے ہیں۔ اُس نے فرمایا ''اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا'' (الجاثیہ۔۱۲)۔ دنیا کی بہت ساری نعمتیں جو بھی ہمیں نظر آتی ہیں، وہ صرف ہمارے لئے بنائی گئی ہیں، طرح طرح کے پھل اور سبزیاں ہماری غذا کیلئے مختلف جانور، اُنکا دودھ اور گوشت، یہ سب کچھ کس کی خدمت کو لگا ہوا ہے، ان میں سے ایک ایک چیز کتنے عرصے میں تیار ہوتی ہے۔ ان سب چیزوں سے انسان فائدہ اُٹھاتا ہے، لیکن ہم سب ذرا یہ تو سوچیں کہ ان چیزوں کو استعمال کرنے کے بعد ہم انکے دینے والے کیلئے کیا رویہ اختیار کرتے ہیں، ہم اُسکے آگے کتنا جھکتے ہیں؟ ہم اُسکے کتنا شکر گذار ہوتے ہیں؟ ہم کتنا اُسکو یاد کرتے ہیں؟ ہم کتنی اُسکی فرمانبرداری کرتے ہیں؟ ہم سب اپنے بارے میں سوچیں، کیونکہ عام طور پر ہم دوسروں کے بارے میں ایسی باتیں سوچتیں ہیں، اور اپنے بارے میں نہیں سوچتے، ہم سب کو اپنے بارے میں سوچنا ہے کہ ہم اپنی زندگی میں کیا رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ تمام چیزیں جو ہمارے لئے بنائی ہیں، یہ ساری کی ساری مکمل طور پر اُسکی تابعداری کر رہی ہیں، قرآن حکیم میں ارشاد ہے ''جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ کی تسبیح کرتی ہے'' (الحدید۔۱)۔ یہ سب اللہ کی مرضی کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ یہ ستارے اور سیارے کس کے حکم کے تابع ہیں، کس نے انہیں ڈسپلن میں رکھا ہوا ہے، یہ اپنی مرضی کر کے ہمارے اُوپر گر کیوں نہیں پڑتے، اسلیئے کہ اللہ نے انہیں ہمارے لئے تھاما ہوا ہے ''اور وہ (اللہ) آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر (نہ) گر پڑے، مگر اُسکے حکم سے'' (الحج۔۶۵)۔ اگر سورج اپنی مرضی کرتا، جب دل چاہے غروب ہوتا، جب دل چاہے طلوع ہوتا تو ہمارا کیا حال ہوتا؟ ایک انسانوں کی بنائی ہوئی بجلی کا حال یہ ہے کہ عین اُس وقت جب کوئی ضروری کام کر رہے ہوں بجلی چلی جاتی ہے۔ اگر سورج بھی ہمارے ساتھ یہ کچھ کرتا تو ہمارا کیا حال ہوتا؟ ہماری فصلیں کیسے پکتیں، ہماری زمین کیسے روشن ہوتی، ایک بجلی کی خاطر تو ہم گھنٹوں لائن میں لگ سکتے ہیں، کئی لوگوں کی خوشامد کر سکتے ہیں، لیکن اللہ کیلئے چند منٹ کیوں نہیں نکالتے، ہم چند واٹ بجلی کا بل دینا تو یاد رکھتے ہیں، مگر اللہ کو کیوں بھول جاتے ہیں، جس نے ہماری خاطر سورج جیسا سیارہ پابند کر دیا ''اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) دن رات ایک دستور پر چل رہے ہیں، اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا'' (ابراہیم۔۳۲) بادلوں کا برسنا یہ سب کس کے حکم کے تابع ہے؟ یہ پہاڑ جو زمین میں گڑے ہوئے ہیں، یہ سب اللہ کے حکم سے ایک جگہ جمے

ہوئے ہیں ارشادِ ربّ کریم ہے ''کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو (اسکی) میخیں (النساء۔٦،٧)۔ یہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا، اگر ہر وقت زلزلوں کی کیفیت رہتی تو نہ ہم سو سکتے، نہ ہم کھا سکتے، نہ چل پھر سکتے، اور نہ کوئی عمارت بنا سکتے، پھر ہمارا کیا حال ہوتا، پھر ہم یہ زندگی کے سارے سامان کس طرح کرتے، یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہمارے لئے جتنی بھی چیزوں کو بنایا اُنہیں اپنے حکم کا تابع کر دیا، اور اُن کو اپنی مرضی نہیں کرنے دی، یہ تمام چیزیں اُسی کی فرمانبردار ہیں، چونکہ یہ سب اللہ کا حکم مانتی ہیں اسی لئے Nature کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے، ایک سکون محسوس ہوتا ہے، اس کے برعکس انسانوں کو دیکھیں، انسانوں کی زندگی میں کیوں بے چینی ہے؟ انسانوں کے دلوں میں اطمینان کیوں نہیں، اسلئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی اسطرح فرمانبرداری نہیں کرتے جسطرح یہ ساری چیزیں کر رہی ہیں، مثلاً آپ سمندر کے کنارے چلے جائیں، گھنٹوں بیٹھیں رہیں آپ کا دل خوش ہوتا رہے گا، آپکو ایک سکون ملے گا، کیوں؟ اسلئے کہ سمندر اللہ کے حکم کے مطابق ایک خاص حد تک آ کر رک جاتا ہے، اُسکی پہاڑوں جیسی لہریں اُٹھتی ہیں، لیکن یوں جھک جاتی ہیں جیسے سجدے میں چلی گئی ہوں، اور پھر واپس پلٹ جاتی ہیں، اگر سمندر کا پانی اپنی حد سے باہر آ جائے تو سوچیں ہمارا کیا حال ہو، پہاڑوں جیسی موجیں تو رحمان کی حدوں کو پہچانیں، لیکن انسانوں کو دیکھیں ہر حد کو پار کرتے چلے جا رہے ہیں، کسی بھی حد پر آ کر رکتے نہیں، اللہ کی اطاعت کیلئے تیار نہیں ہوتے، اپنی من مانی کرنا چاہتے ہیں، سرکشی کرتے ہیں، یہی وجہ ہے زمین فساد سے بھر گئی ہے، آپ ایک گھر سے لیکر معاشرے، ملک اور دنیا پر نظر ڈالیں، انسانوں نے دنیا میں کسطرح سرکشی برپا کر رکھی ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنی حد پر نہیں رکتا اور یہ تمام چیزیں اپنے ربّ کی تابعدار ہیں، اور اللہ کے آگے جھکی ہوئی ہیں، آئیں ہم بھی اللہ کی محبتوں کو پہچانیں، آئیں ہم بھی خوشی خوشی اللہ کے آگے جھک جائیں۔ (باقی آئندہ سلائیڈ میں)

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ subscribe@islamic-portal.net

قرآن و احادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك الله www.islamic-portal.net